[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 7.S.C.R

ازعدالت عظمی

اسٹیٹ آف ہماچل پردیش

بنام

ایس ایچ۔ کیشو رام اور دیگران

8 اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

ثبوت – انڈین ایویڈنس ایکٹ، 1872 – دفعہ – محکمہ مال کے کاغذات میں اندراج – چاہے وہ متعلقہ شخص کے حق میں حق تخلیق کر سکے یا ختم کر سکے – منعقد، نہیں۔

مدعیوں نے یہ اعلان کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ وہ مقدمے کی زمین کے مالک ہیں اور اپیل کنندہ کو جواب دہندگان کے قبضے میں مداخلت کرنے سے روکنے کے لیے، یہ الزام لگاتے ہوئے کہ متنازعہ زمین 1950 میں ریاست کے نام پر تصفیے کے کاغذات میں درج کی گئی تھی اور جب مدعیوں نے درستی کے لیے درخواست دی تو بندوبست حاکم نے تفصیلی تفتیش کے بعد درستی کا حکم جاری کیا اور مذکورہ حکم کے مطابق رجسٹر میں ضروری اصلاح کی گئی۔ ٹرائل عدالت نے اسسٹنٹ بندوبست آفیسر کے منظور کردہ حکم پر بھروسہ کرتے ہوئے مقدمے کا فیصلہ سنایا اور کہا کہ مدعی متنازعہ زمین کے مالک ہیں۔ اپیل میں ٹرائل عدالت کے فیصلے اور فرمان کی توثیق کی گئی۔ دوسری اپیل کو عدالت عالیہ نے صرف اسسٹنٹ بندوبست آفیسر کے حکم پر بھروسہ کرتے ہوئے خارج کر دیا تھا۔ ریاست نے یہ اپیل عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف دائر کی۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ بندوبست افسر کا حق کے ریکارڈ میں اندراج کی اصلاح کی ہدایت کرنے والا حکم ہی ریکارڈ پر موجود نہیں تھا اور کسی بھی شرح پر مذکورہ حکم کی بنیاد پر متنازعہ زمین پر مدعی کے حق کا اعلان نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ بندوبست کے کاغذات میں اندراج حق تخلیق یا ختم نہیں کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کی ایک متوقع قدر ہے کہ جب اندراج کیا گیا تھا تو اس تاریخ پر متعلقہ شخص زمین کے قبضے میں تھا اور اس وجہ سے، ماتحت عدالت عالیان نے اسسٹنٹ بندوبست آفیسر کے حکم کی بنیاد پر مدعی کے حق کا اعلان کرنے میں قانون کی غلطیاں کیں۔

جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ مدعی کا حق درج ذیل عدالت عالیان کے ذریعے ریکارڈ پر موجود تمام مواد پر غور کرنے پر اعلان کیا گیا ہے، اس عدالت لیے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اختیارات کے استعمال میں مداخلت کرنا مناسب نہیں ہوگا۔

غور کے لیے اٹھایا گیا سوال یہ تھا کہ آیا تصفیے کے کاغذات میں کسی کا نام درج کرنے سے متعلقہ شخص کے حق میں عنوان پیدا ہوسکتا ہے یا ختم ہوسکتا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: ثبوت کا واحد ٹکڑا جس پر نیچے کی عدالت عالیان مدعی کے مقدمے کا حکم دینے کے لیے انحصار کرتی تھیں وہ مبینہ حکم تھا جو اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر نے حق کے ریکارڈ کی اصلاح کی ہدایت کرتے ہوئے دیا تھا۔ زیر بحث حکم ریکارڈ پر موجود نہیں تھا لیکن مدعیوں نے اس رجسٹر پر انحصار کیا جہاں ایسا لگتا ہے کہ اصلاح کا اثر پڑا ہے۔ متنازعہ زمین اصل میں کیونتھال کے راجہ صاحب کے نام پر درج تھی اور اس کے بعد سال 1949 – 50 میں تیار کردہ حق کے ریکارڈ میں ریاست کو زمین کا مالک درج کیا گیا۔ مدعیوں کے حق میں ضروری اصلاح کی ہدایت کرنے والے اسسٹنٹ بندوبست آفیسر کے حکم کی عدم موجودگی میں، یہ تصور کرنا ممکن نہیں تھا کہ مذکورہ ہدایت کس بنیاد پر دی گئی تھی۔ لیکن کم از کم مالیہ کے کاغذات میں اس طرح کا اندراج کسی بھی طرح کے تخیل سے مدعیوں کے حق میں حق کے اعلان کی بنیاد بن سکتا ہے۔ اس بارے میں کہ آیا کوئی اور دستاویز ہے جس کی بنیاد پر مدعی متنازعہ زمین پر ملکیت کا دعوی کر سکتے ہیں، مدعی جواب دہندگان اسسٹنٹ تصفیہ آفیسر کے حکم کے مطابق رجسٹر میں کی گئی مبینہ اصلاح کے علاوہ کسی آرڈر دستاویز کی طرف اشارہ نہیں کر سکے۔ مندرجہ ذیل عدالت عالیان نے مذکورہ بالا اصلاح کے حکم اور ریونیو کے کاغذات میں اس کے نتیجے میں اندراج کی بنیاد پر مدعی کے حق کا اعلان کرنے میں قانون کی سنگین غلطی کا ارتکاب کیا۔ [A-B−267؛E-H−266]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر۔ 1996 کا 12852۔

1986 کے آر ایس اے نمبر 122 میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 4.5.94 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل کنندہ کے لیے ٹی سریدھرن اور انیل ناگ

جواب دہندگان کے لیے دیویندر سنگھ

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

ریاست ہماچل پردیش نے آر ایس اے نمبر 122 / 86 میں ہماچل پردیش کی عدالت عالیہ کے مورخہ 4.5.1994 کے فیصلے کے خلاف اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

مدعا علیہان نے یہ دعویٰ کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ وہ خسرہ نمبر153 / 1 پر مشتمل زمین کے مالک ہیں جس کی پیمائش 30بیگھا اور 18 بسوا ہے جو چک ڈاکانہ میں واقع ہے اور اپیل کنندہ کو مدعا علیہان کے قبضے میں مداخلت کرنے سے روکنے کے لیے۔شکایت میں الزام لگایا گیا کہ متنازعہ زمین 1950 میں تصفیے کے کاغذات میں ریاست کے نام پر مالک کے طور پر درج کی گئی تھی۔جب مدعیوں کو اس کے بارے میں پتہ چلا تو اصلاح کی درخواست کی گئی اور تصفیہ اتھارٹی نے تفصیلی تفتیش کے بعد اصلاح کا حکم جاری کیا اور مذکورہ حکم کے مطابق رجسٹر میں ضروری اصلاح کی گئی۔لہٰذا مدعیوں نے ہماچل پردیش لینڈ ریونیو ایکٹ کی دفعہ 37 کے تحت درخواست دائر کی لیکن اسسٹنٹ کلکٹر نے معاملے کا فیصلہ کرتے ہوئے ہدایت کی کہ معاملہ سول عدالت کو بھیجا جائے اور اس لیے مدعیوں نے راحت کے لیے مقدمہ دائر کیا جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے۔ریاست نے شکایت میں لگائے گئے الزامات کی تردید کرتے ہوئے مقدمہ دائر کیا۔تحریری بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ زیر بحث زمین ابتدائی طور پر کیونتھال کے راجہ صاحب کے نام پر درج کی گئی تھی اور درمیانی مفاد ختم ہونے کے بعد ریاست زمین کی مالک بن گئی۔ریونیو پیپرز میں ریاست کو مالک کے طور پر درج کیا گیا تھا۔اسسٹنٹ تصفیہ آفیسر کا نام نہاد حکم جس پر مدعیوں نے بھروسہ کیا ہے، مدعیوں کو کوئی حق نہیں دے گا۔مدعا علیہ ریاست کے مطابق، متنازعہ زمین اصل میں کیونتھال کے راجہ صاحب کے نام پر درج کی گئی تھی اور اس کے بعد سال1949 – 50 میں تیار کردہ حق کے ریکارڈ میں ریاست کو زمین کا مالک درج کیا گیا تھا، اس لیے مقدمہ خارج ہونے کے قابل ہے۔فاضل ذیلی جج، فرسٹ کلاس تھیوگ، ضلع۔تاہم، اسسٹنٹ تصفیہ آفیسر کے منظور کردہ حکم پر بھروسہ کرتے ہوئے شملہ نے فیصلہ دیا کہ مدعی متنازعہ زمین کے مالک ہیں اور اس لیے اس نے مقدمہ دائر کر دیا۔ریاست نے اس معاملے کو اپیل میں پیش کیا اور نچلی اپیلیٹ عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ سال 1949 – 50 کے محکمہ مال رجسٹر میں ریاست کو مالک دکھانا ایک غلطی تھی اور ٹرائل کورٹ نے مدعیوں کو متنازعہ زمین کے مالک ہونے کا صحیح فیصلہ دیا۔اس نتیجے کے ساتھ، ٹرائل عدالت کے فیصلے اور فرمان کی تصدیق ہو چکی ہے اور ریاست کی اپیل خارج ہو چکی ہے، اس معاملے کو دوسری اپیل میں عدالت عالیہ میں لے جایا گیا ہے۔عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے دوسری اپیل کو مکمل طور پر اسسٹنٹ تصفیہ آفیسر کے حکم اور اس وجہ سے موجودہ اپیل پر انحصار کرتے ہوئے مسترد کر دیا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کا دعویٰ ہے کہ تصفیہ افسر کا حق کے ریکارڈ میں اندراج کی اصلاح کی ہدایت کرنے والا حکم ریکارڈ پر موجود نہیں ہے اور کسی بھی صورت میں مذکورہ حکم کی بنیاد پر متنازعہ زمین پر مدعی کے حق کا اعلان نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ تصفیے کے کاغذات میں اندراج حق تخلیق یا ختم نہیں کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کی ایک متوقع قیمت ہے کہ جس تاریخ کو اندراج کیا گیا تھا اس تاریخ پر متعلقہ شخص زمین کے قبضے میں تھا۔اس کے مطابق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ درج ذیل عدالت عالیان نے اسسٹنٹ تصفیہ آفیسر کے مذکورہ حکم کی بنیاد پر مدعی کے حق کا اعلان کرنے میں قانون کی غلطیاں کیں۔دوسری طرف مدعا علیہان کے وکیل نے مؤقف اختیار کیا کہ مدعی کے حق کا اعلان درج ذیل عدالت عالیان کے ذریعے ریکارڈ پر موجود تمام مواد پر غور کرنے پر قابل ہے، اس عدالت لیے یہ مناسب نہیں ہوگا کہ وہ بھارت کا آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اختیارات کے استعمال میں مداخلت کرے۔

حریف تنازعات کے پیش نظر، جو سوال غور و فکر کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا مدعی اپنا حق قائم کرنے میں کامیاب رہے ہیں اور نیچے دی گئی عدالت عالیان مدعی کے حق کا اعلان کرنے میں جائز تھیں۔جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ ثبوت کا واحد ٹکڑا جس پر نیچے کی عدالت عالیان مدعی کے مقدمے کا حکم دینے کے لیے انحصار کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ اسسٹنٹ تصفیہ آفیسر کی طرف سے اس حق کے

ریکارڈ کی اصلاح کی ہدایت کرنے والا مبینہ حکم ریکارڈ پر موجود نہیں ہے لیکن مدعی اس رجسٹر پر انحصار کرتے ہیں جہاں ایسا لگتا ہے کہ اصلاح کو اثر انداز کیا گیا ہے۔ اس لیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا تصفیے کے کاغذات میں کسی کا نام درج کرنے سے متعلقہ شخص کے حق میں لقب پیدا ہوسکتا ہے یا ختم ہوسکتا ہے؟ یہ دیکھنا چاہیے کہ متنازعہ زمین اصل میں کیونتھال کے راجہ صاحب کے نام پر درج تھی اور اس کے بعد سال 1949 – 50 میں تیار کردہ حق کے ریکارڈ میں ریاست کو زمین کا مالک درج کیا گیا تھا۔ مدعیوں کے حق میں ضروری اصلاح کی ہدایت کرنے والے اسسٹنٹ تصفیہ آفیسر کے حکم کی عدم موجودگی میں، یہ تصور کرنا ممکن نہیں ہے کہ مذکورہ ہدایت کس بنیاد پر دی گئی تھی۔ لیکن کسی بھی صورت میں محصولات کے کاغذات میں اس طرح کا اندراج کسی بھی طرح کے تخیل سے مدعیوں کے حق میں حق کے اعلان کی بنیاد نہیں بن سکتا۔ ہمارے اس سوال کے جواب میں کہ آیا کوئی اور دستاویز ہے جس کی بنیاد پر مدعی متنازعہ زمین پر ملکیت کا دعوی کرسکتے ہیں، مدعی کے جواب دہندگان کے وکیل اسسٹنٹ بندوبست آفیسر کے حکم کے مطابق رجسٹر میں کی قابل مبینہ اصلاح کے علاوہ کسی اور دستاویز کی طرف اشارہ نہیں کرسکے۔ ہماری زیر غور رائے میں، ذیل عدالتوں نے مذکورہ بالا اصلاح کے حکم اور محکمہ مال کے کاغذات میں اس کے نتیجے میں اندراج کی بنیاد پر مدعی کے حق قرار دینے میں میں قانون کی سنگین غلطی کا ارتکاب کیا۔ ان حالات میں، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور تینوں فورمز میں منظور کیے گئے فیصلے اور فرمان کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ مدعیوں کا مقدمہ خارج کردیا گیا۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔اے۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document